مدیر کے نام

عمران احمد خان، گڑھی کپورہ، مردان

مئی کے ترجمان میں پروفیسر خورشید احمد صاحب کے فکرانگیز 'اشارات' اور ایک آزاد خیال طبقے کی جانب سے اسلامی تحریکات پر سنگ زنی کے جواب میں نہایت قیمتی مضامین ہیں۔ ان میں برتے ہوئے الفاظ موتیوں کی طرح چمک رہے ہیں، لیکن جب میں پاکستان کے لاکھوں لوگوں کو دیکھتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ ان مضامین کو مزید آسان الفاظ میں لکھا جائے تو اور زیادہ فائدہ ہوسکتا ہے۔

راجا محمد عاصم، موہری شریف، کھاریاں

'المیہ کشمیر: غیروں کا ظلم، اپنوں کا جرم' (مئی ۲۰۱۷ء) میں ارشد حسین نے کشمیری عوام کی پاکستان سے گہری وابستگی اور کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے بھارتی مظالم اور پاکستان کے حکمرانوں کی مقدمۂ کشمیر کے حوالے سے کمزور پالیسی کی طرف بجا توجہ دلائی ہے۔ محترم سیّد علی گیلانی نے 'کشمیر: جدوجہد کی موجودہ لہر کا سبق' (اپریل ۲۰۱۷ء) کے عنوان سے تحریکِ آزادیِ کشمیر پر تفصیلی تبصرے میں بھارتی حکمرانوں کا اصل چہرہ بے نقاب کیا ہے۔ عابدہ فرحین صاحبہ نے 'عورت کی حیثیت اور ہمارا ادھورا معاشرہ' (اپریل ۲۰۱۷ء) میں عورت کے حقوق اور ذمہ داریوں کو اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف این جی اوز کے ایجنڈے کی وضاحت کی ہے۔

پروفیسر ملک محمد حسین، جوہرآباد

سیّد سعادت اللہ حسینی جب بھی لکھتے ہیں، خوب لکھتے ہیں۔ ان کا مضمون 'انتخابی نتائج اور مسلم فکرمندی' (مئی ۲۰۱۷ء) ایک عمدہ تحریر ہے۔ اگر ہمارے دینی اور سیاسی قائدین اسے غور سے پڑھیں تو اس میں سب کے لیے خیروبرکت سے بھرپور رہنمائی کے کئی دَر وا ہوسکتے ہیں۔ تنویر قیصر شاہد صاحب کا مضمون معلومات افزا ہے۔

سلمان سراج، ہوتی شہباز گڑھی، مردان

اُم المومنین سیّدہ سودہؓ پر مضمون (اپریل ۲۰۱۷ء) ایک قیمتی تذکرہ ہے، جسے مضمون نگار نے سیرۃ الصحابیات سے اخذ کیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ مضمون میں بڑی رواروی سے بیانات نقل کیے گئے، جو تحقیق اور احتیاط سے مناسبت نہیں رکھتے۔ مضمون میں تین روایتیں تو منقطع سند کے ساتھ ہیں، جو سخت بے احتیاطی ہے۔